21271-اللہ تعالی کے مندرجہ ذیل فرمان میں وصیت مقدم کیوں مقدم ہے {من بعد وصیۃ یوصی بہا أو دَین}

سوال

قرآن مجید میں لفظ وصیت لفظ دین سے مقدم کیوں کیا گیا ہے ، حالانکہ ہمیں علم تو یہ ہے کہ قرض کی ادائيگی وصیت سے قبل کی جاتی ہے ؟

پسندیدہ جواب

امام قرطبی رحمہ اللہ تعالی کا کہنا ہے :

اگر یہ کہا جائے کہ قرض سے پہلے وصیت ذکر کرنے میں کیا حکمت ہے ، حالانکہ قرض کی ادائيگی بالاجماع مقدم ہے ، یعنی میت کے ترکہ سے قرض کی ادائيگی اس کی وصیت پوری کرنے سے قبل کی جائے گی ۔ ۔ ۔

اس سوال کا جواب پانچ وجھوں سے ہے :

پہلی :

یہاں پر صرف میراث پر مقدم ہیں اوران دونوں کی اپنی ترتیب کا کوئ لحاظ نہیں اسی لیے وصیت لفظی طورپر دین سے مقدم ہے ۔

دوسرا جواب :

اس لیے کہ وصیت کا التزام بہت ہی کم تھا اس کی اہمیت کی بنا پر اسے مقدم کیا گیا ہے ، جیسا کہ اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

.{لا یغادر صغیرۃ ولا کبیرۃ}.الکھف (49
)

تو اس آیت میں صغیرہ کو کبیرہ پر مقدم کیا گیا ہے ۔

تیسرا جواب :

وصیت کو اس لیے مقدم کیا گیا ہے کہ یہ مسکینوں اور کمزور لوگوں کا حق ہے اور قرض کو اس لیے موخر کیا ہے کہ وہ قرض لینے والے کا حق ہے جو اسے قوت وطاقت سے طلب کر سکتا ہے اوراسے اس میں بات کرنے کا حق بھی ہے ۔

دیکھیں : الجامع لاحکام القرآن للقرطبی (74/5) ۔

بعض علماء کرام نے اس میں دو وجوہات کا اور بھی اضافہ کیا ہے :

وصیت کو دین سے اس لیے پہلے ذکر کیا گیا ہے کہ وصیت تو صرف نیکی اور صلہ رحمی کی بنا پر کی جاتی ہے بخلاف دین کے کیونکہ اس میں غالبا تفریط کی نوع ہوتی ہے ، تو وصیت کے افضل ہونے کی وجہ سے اسے مقدم کیا گیا ۔

یہ بھی کہا گیا ہے کہ : وصیت اس لیے مقدم کی گئ ہے کہ یہ ایسی چیز ہے جو بغیر کسی عوض کے لی جاتی ہے اور دین وقرض عوض کی بنا پر ہے تو وصیت کا اخراج قرض کی ادائیگی سے بھی وارث کے لیے مشکل ہے ۔

اور وصیت کا ادا کرنا تفریط کے گمان میں آتا ہے لیکن قرض کی ادائیگی میں وارث مطمئن ہوتا ہے اس لیے وصیت کو مقدم کیا گیا ہے ۔

دیکھیں کتاب : التحقیقات المرضیۃ فی المباحث الفرضیۃ ص (27) تالیف : شیخ صالح الفوزان ۔

واللہ اعلم .